جلد ۲ | بمبئی :- دوشنبہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۲۴

مقدمۃ الجیش

ابھی جلدی کا ہیکی ہے

معاملۂ چین کے تصفیہ کی تاخیر نے تو اب یورپین طاقتوں کو صبر و تحمل کا سبق پڑھا دیا۔ یہ معاملہ شیطان کی آنت کی طرح کچھ ایسا کھنچتا گیا کہ کل یورپ ہی صبر کر کے بیٹھ گئے۔ جب ان کا باہمی جھگڑا فرو ہو گیا تو اپنے وقت پر چین نے ڈھیل شروع کیا ہو۔ جرمنی وزیر ڈاکٹر مم نے تو بڑی خراشت کی تھی کہ شاہی علان کے شائع ہونے کے انتظار کی کوئی ضرورت نہیں ہے خواہ مخواہ تاخیر ہوتی جاتی ہے اسلئے معاہدہ صلح پر دستخط کر دئے جائیں مگر دیگر وزیر نے یہ چاہا کہ اب جلدی کی ہی ہوا اتنی تاخیر تو ہو ہی گئی پھر لین ہم پورا علم۔ مگر شکر ہے کہ شاہی علان بھی شایع ہو گیا۔ اب دیکھا چاہئے کہ کتنے روز میں اسکا تصفیہ ہوتا ہے کیونکہ دل تو اب

وحشت ترقی پر ہے

لارڈ کچنر کے اعلان نے تو ڈچ پر واقعی ویسا اثر پیدا کیا۔ پہلے تو خبر صرف ٹرانسوال ہی میں انہوں نے یہ قاعدہ جاری کر رکھا تھا کہ برٹش گورنمنٹ کا جو دیسی ملازم نظر آیا فوراً گولی سے مار دیا جاتا اور اسکے انسداد کے لئے لارڈ کچنر نے بہت مہیب اعلان شائع کروایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ڈچوں نے کیپ کالونی میں بھی یہ احکام کر رکھا ہے ماہ حال کے بعد سے نو آبادی کا جو مسلم آدمی نظر آئیگا نذر اجل کر دیا جائیگا اب ظاہر ہے ہماری حصل گورنمنٹ بھی ہوش میں آئیگی کہ پہلے پہل ان وحشیوں پر ہم نے رحم کر کے اپنی ہی جڑیں کاٹنے ہو گئے ہیں۔ اب ان کی وحشت کا دور کرنا فرما کاری ضرور کیونکہ اگر ہماری طرف سے اگر کوئی سخت کارروائی کی جاتی ہے تو صرف یہی کہ جن ڈچوں پر جرم عاید ہوتا ہے وہ پھانسی پر لٹکا دئے جاتے ہیں۔

ترکی میں علمی ترقی

آجکل اگر مسلمانوں میں علم نام کو باقی نہیں رہا ہے تو صرف ہندوستان ہی میں اور وہ بھی بے دینی نیچریوں کی بدولت ورنہ اسلامی سلطنتوں کی طرف نظر اوٹھا کر دیکھئے کہ تحصیل علم میں کس قدر جانفشانی ہو رہی ہے خصوصاً خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم نے تو علم کو ترقی کے اعلیٰ زینہ پر پہونچانے کا بیڑا اوٹھایا ہے حال ہی کا ذکر ہے کہ بیت العلوم دار السلطنۃ میں طبعیات و ریاضیات کے آلات یورپ سے منگوائے گئے ہیں ہزار پونڈ عثمانی کی منظوری دی ہے۔ مناظر اور قدسوہ کے علاقوں میں صرف دینی تعلیم کے لئے ۲۰ جدید مدرسے جاری کئے ہیں۔ غرضکہ ترکی سلطنت میں جہاں دیکھئے علوم کا بہت بڑا چرچا ہو رہا ہے اور سرکاری خزانہ سے مدد ملنے کے علاوہ اعلیحضرت جیب خاص سے بھی ایک رقم خطیر سالانہ اس کام میں صرف کرتے ہیں۔

خدا کی شان

دو چار برس سے زمانہ ہاتھ دھو کر جی کے پیچھے پڑ گیا ہے کہیں راحت سے بیٹھنا نصیب ہوا جب دیکھئے تو کوئی نہ کوئی خلش لگی ہوئی ہے بقول حضرت جرکین "ایک نہ ایک عارضہ رہا مجکو لگے دست تو بخار آیا" آسمان تو ایک یون ہی بڈھا ہو گیا دوسرے عقل چکرا گئی مگر ایسی جھک گئی کہ زمین کا اچھا برا سجھائی نہیں دیتا زمین نے دیکھا کہ بڑے میان تو کام سے گئے آؤ مین بھی کچھ دم ہلاؤن یہ سوچکر جہان پر ایک سرسری نظر ڈالی ہی تھی کہ کھوپڑی چکر کھانے لگی خصوصاً جب سے سرکاری جلدبازی ہوئی ہے تب سے تو اعلیٰ عموم نے ہی لگی اب فرمائے آسمان کا وہ ڈھنگ زمین کا یہ رنگ بہتری و فلاح جہان والون کو میسر ہو تو کہان سے ہو نہ آسمان بڈھاپے کے سبب کوئی خدمت بجا لا سکتا ہے نہ زمین کوئی کارروائی کے لائق ایسی حالتمین نظام جہان برہم نہ ہو تو کیا ہو یہی سبب ہے آئے دن اک نیا ہنگامہ برپا ہوتا رہتا ہے کہیں دیکھئے زلزلے کے سبب پیٹ بجا بجا کے بھوک کے مارے لوگ جان دے دیتے ہین۔ کہیں نیرات کی شاخون کی طرح توپ و بندوق کی دنا دنی سے ہزارون آدمی کٹے جاتے ہین کہین بیماری سے وبا کا مبتلا رہی ہے کہین پانی کی ریل پیل ہے۔ طوفان نوح کا عالم نظر آتا ہے کہین غیرت سے پانی ہی نہین برسا لوگ گرمی سے تڑپ تڑپ کے مارے پیاس کے کھینچے جا رہے جاتے ہین غرضکہ [illegible] ایک نازک حالت مین لوگ گرفتار ہین۔ خدا کی حمایت [illegible] ہوئی تھی کہ خدا نخواستہ پھر وہی ہونا شروع ہو گئے [illegible] [illegible]

چوہوں کی چڑھائی ہے

یہان ایک قسم کے چوہے سفید رنگ کے پیدا ہوئے ہین جو بعض خرگوش سے بڑے اور بعض خرگوش کے برابر ہین اور رنگ روپ مین بھی خرگوش سے ملتے جلتے ہین بعض بعض کے رنگ کسی قدر مٹیالے اور بعض بالکل سفید خیر یہانتک تو غنیمت تھا لیکن انکا کیا علاج کہ یہہ کمبخت زراعت کو سخت نقصان پہونچاتے ہین اب اگر انکے مارنیکا بھی علاج کیا جائے تو کہئے اتنی بلیان کہان سے آئین۔ فرض کیجئے کہ اتنی بلیان بھی بہم پہونچائی جائین تاہم ان چوہون کو کس ولایت کی بلی پکڑ سکتی ہے۔ یہ تو بلی کو خالہ بنا کر چھوڑ دین بھولی چوہون نے تو لوگون کا ایک زمانہ مین ناکین دم کر رکھا تھا۔ آپ نے چوہے بلی کی لڑائی نہین پڑھی اسمین لکھا ہے کہ ایک بلی کو دس دس لپٹ کر جسطرح جاتے دیکھ چمٹ گئے یہ عمل تھا کہ ان ماروں مارلو کہ بلی کو خالہ بنا چھوڑ دو ہر اک سمت لاشون کا اک ڈھیر تھا لڑائی نہ تھی ایک اندھیر تھا اگر یہ سفر کہیں گرم ہو تو ایک چوہے نامہ پر تصنیف کرنا پڑا۔ یہ سب ہے مگر اس نقصان کی کیا تلافی ہو سکتی ہے۔ بیچارے گجرات کی قسمت مین خدا جانے کیا پریشانی لکھی ہوئی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ وہی لوگ کچھ ہمت کرکے انسے مقابلہ کی ٹھہرائین۔ لیکن یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ چوہے ماموں مرے اور طاعون کا بہوت پیدا ہوا۔ ہان ایک تدبیر ہے کہ ان کو توپ کے منہ سے باندھکر اڑا دینا چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ توپ کا منہ چین کی طرف ہو۔ وہان انکا اچار ڈال دیا جائے تاکہ یہ وہان جاکر ہاتھون ہاتھ فروخت ہو جائیں۔ اور چپٹی ناک والے بھی کیا یاد کرین کہ ہندوستانی ہمارے لئے کوئی نیا تحفہ آیا ہے

دوسری چال چلی ہے

نامہذب ڈچون کو زیر کرنیکے لئے ہماری مدبرین کیسی کیسی مغز سے اتار کر ترکیبین سوچتے ہین مگر افسوس کی بات ہے کہ کوئی کارگر نہین ہوئی۔ خدا جانے ڈچ کیسی بلا کے بنے ہوئے ہین نہ ہماری حلم و مدارات کی میٹھی میٹھی باتون سے انکا دل پسیجتا ہے نہ ڈانٹ ڈپٹ کا اونپر اثر ہوتا ہے اور نہ ہماری دہولنداز فوجین اونکا جنون دور کر سکی ہین۔ اب ہماری سپاہی تو ان وحشیون سے تنگ آ گئے ہین۔ لارڈ کچنر نے باوجودیکہ پہلے مرعوب کرنے کی غرض سے اعلان شایع کیا تھا کہ ڈچ دھمکی مین آ کر ظالمانہ حرکتون سے باز آئین لیکن تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جب ڈچون کو بدستور اپنے مظالم پر مستعد پایا تو ہماری طرف سے اعلان کے مطابق عملی طور پر بھی کارروائی شروع کی گئی لیکن ڈچون کو اسکی کوئی پروا ہی نہین وہ اسیطرح اپنے کام مین مستعد ہین۔ لارڈ کچنر نے تنگ آ کر ایک اور ترکیب مغز کے پیچون پیچ سے اتاری ہے مگر ہم تو یہ جانتے ہین کہ یہ کوشش سراسر فضول ہین ڈچون کے سر پر حماقت کا جن ایسا سوار نہین ہوا ہے کہ اونکی جان لئے بغیر ٹلیگا ریوٹر صاحب نے تار دیا ہے کہ لارڈ کچنر کے اعلان کا تو ابتک کوئی ظاہری نتیجہ پیدا نہین ہوا ہے۔ اسلئے یہ بات تجویز ہوئی ہے کہ جن باغی ڈچون کی بیویان ہمارے قبضہ مین ہین وہ اپنے شوہرون کے پاس بھیجدی جائین تاکہ وہ مزید مقابلہ کے برے نتیجے سے انہین مطلع کرین۔ اور شاید اس ترکیب سے ڈچ مان جائین۔ مگر ہم تو جانتے ہین کہ اپنی بیویون کے رہا ہونیکے بعد ڈچون کی ہمتین اور بڑھینگی اونکے مردہ جوش مین اور جان پڑیگی۔ اور یہ ترکیب کہین ہمارے حق مین مضر ثابت نہو۔

حق دوستی کا ادا کیا

دنیا مین کون کسکی دوستی اور اتحاد کے وعدون پر اعتبار کرے جب اولوالعزم بادشاہون کو بھی اپنے زمانہ سازی کے وعدہ وفا کا ذرا بھی خیال نہین رہتا - یون تو زبان سے ہر شخص دوستی اور محبت کا دم بھرتا ہے مگر ع دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ؛ در پریشان حالی و درماندگی ؛ - لیکن اس قسم کے دوستون کو چراغ لیکر تمام جہان مین ڈھونڈھے تو کہین پتہ نہ لگیگا - جرمنی ہی کو دیکھیے کہ ترکی گورنمنٹ سے کیسا میل جول پیدا کر دیا تھا ہر دم اسی کی دوستی کا دم بھرا جاتا تھا اور اعلیحضرت سلطان المعظم کو بھی اوسکی دوستی کا کامل یقین ہو گیا تھا مگر افسوس وہ یہ نہین جانتے تھے کہ وقت پر اس قسم کے سب دوست پھول کی پنکھڑیون کیطرح منتشر ہو جائینگے انھین یہ نہ معلوم تھا کہ کسی اسلامی حکومت کو عیسائی سلطنتون سے کسی قسم کی بہبودی کی امید رکھنا ایسا ہی محال ہے جیسے ہوا کو مٹھی مین بند کر لینا - خدا انھین ہدایت کرے یہ دو اسلامی سلطنتون کے پیچھے ایسے ہاتھ دھو کر پڑے ہین کہ ہو سکے تو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کردین - اسلامی سلطنتین کانٹون کی طرح انکی آنکھون مین کھٹک رہی ہین اور بس چلے تو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدین پھر بھلا ان سے کیا امید ہو سکتی ہے - فرانس اور ترکی کے معاملات مین جو روز بروز پیچیدگیان بڑھتی جاتی ہین اسلیے حضور سلطان المعظم نے اس خیال سے کہ جرمنی ہمیشہ سے ساتھ اتحاد و اتفاق سے رہا ہے شاید اس معاملہ مین مداخلت کر کے فیصلہ کرا دے اس امر کی تحریک کی ہم بھی سمجھے تھے کہ جرمنی ہرگز اس کام سے پہلو تہی نہ کرے گا لیکن اوس نے صاف انکار کر دیا - اور اوپر سے طرہ یہ کہ دوستانہ طور پر یہ رای دی کہ حتی الامکان اس جھگڑے کا فوراً فیصلہ کرین تو اچھا ہے ورنہ آگے سخت مشکل کا سامنا ہوگا

نیچریون کے کان نہین کھلاتے

یہ تو ظاہری بات ہے کہ نیچریون کے دلون سے اسلامی نور کے ساتھ مذہبی تعلیم ایسی دور ہو گئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ - ان دنیا کے کتون کو دنیاوی ناموری سمیٹنے سے اتنی فرصت نہین ملتی کہ خداشناسی کی طرف رغبت کرین اور پھر اسطرف توجہ ہو تو کیونکر - اون کا مذہب یہی ہے کہ آدمی کو جو کچھ مزے اڑانا ہے اپنی حیات ہی مین اڑا لے کیونکہ منکر نکیر ملاؤن کی بڑ ہے - اور قیامت کے روز حورون سے بغلگیر ہونا یا جہنم کی آگ مین ہمیشہ کیلیے جلنا اعلیٰ طور کا ڈھکوسلا ہے - بھلا آدمی مر کر کہین زندہ بھی ہوا - جب یہی حال ہے تو مذہبی تعلیم مین عمر صرف کر کے اس سے کیا حاصل - اور یہی وجہ ہے کہ کمبخت بے دین دھوبی کے کتے کے مانند نہ گھر کے رہتے ہین نہ گھاٹ کے - مسلمانون کی نظرون مین تو وہ ذلیل و خوار ہی ہین مگر غیر مذہب والے بھی انھین وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتے کیونکہ جب انکے نزدیک سزا کوئی چیز نہین ہے تو وہ بے ایمانی اور بدمعاشی کے ارتکاب مین کیون پس و پیش کرنے لگے - حضور والیسرای کو تھوڑے ہی روز کے تجربہ مین اچھی طرح یقین ہو گیا کہ نیچریون کی عالمگیر وبا کا ہندوستان مین بہت بڑا اثر پھیلا ہوا ہے - اسلیے انہون نے ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس مین اسی بات پر زیادہ زور دیا - کہ اگر انسان کو اعلیٰ درجہ کی تہذیب شائستگی خوش اخلاقی فرشتہ سیرتی حاصل ہو سکتی ہے تو صرف مذہبی تعلیم کے ذریعہ - آدمی کتنا ہی کیون نہ پڑھ جائے مگر وہ مذہبی تعلیم کے بغیر بے دین نیچریون کیطرح ہمیشہ گنوار اور ذلیل و خوار ہی رہیگا دنیاوی علوم و فنون کو بھی اگر کسی طرح ترقی ہو سکتی ہے تو اوسیوقت جب آدمی اپنے خدا کو اچھی طرح پہچان لے - تعجب کی بات ہے کہ غیر مذہب والون کو تو ہماری مذہبی تعلیم کا اسقدر خیال اور نیچری خبطی اسکی تضحیک اوڑاتے [illegible]

کچھ سمجھ مین نہین آتا

ہندوستان کی آمدنی کا جو بجٹ پارلیمنٹ مین پیش ہوا اوس سے سراسر یہی ظاہر تھا کہ جیسی ترقی پارسال ہوئی کبھی نہین ہوئی تھی - اور لارڈ جارج ہملٹن نے اس بات پر فخر بھی ظاہر کیا تھا کہ میری سکرٹریٹ کے زمانہ مین ہندوستان کی آمدنی سے سرکاری خزانہ کو جو فائدہ ہوا ویسا کبھی نہ ہوا تھا - اس پر خیال کرتے ہوئے ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ سرکار کو اپنے خزانہ سے اخراجات کی کمی پوری کرنی پڑی ہوگی اور پھر بمبئی پریسیڈنسی مین ویسا قحط ہی نہ تھا جیسا ہندوستان کے دوسرے حصون مین تھا - جس سے یہ خیال کیا جائے کہ اسکی وجہ سے سرکاری خزانہ پر بوجھ پڑا - حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ بمبئی کی روز افزون ترقی کی بدولت ہندوستان کی آمد مین جو اضافہ ہوتا ہے وہ کسی شہر کے محاصل سے نہین ہو سکتا - پھر اس خبر کی تصدیق کا ہم کیونکر یقین کرین کہ تین چار سال کی متواتر قحط سالی کے باعث آمد سے زیادہ خرچ ہوتا ہے تین سال سے یہی حالت ہے اور گورنمنٹ ہند کو سالانہ پچاس لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ سے دینا پڑتا ہے - صرف اتنا ہی نہین - ممالک قحط زدہ کی امداد کیلیے گورنمنٹ کو اپنی طرف سے ایک کروڑ پندرہ لاکھ چھیالیس ہزار روپیہ دینا پڑا - یہ تو ہم بھی جانتے ہین کہ ان روپیون کا کوڑی کوڑی حساب رکھا جائے اور اس بہانہ غریب ہندوستانی ٹیکسون کے بوجھ سے ادھ موئے کر دئے جائینگے - لیکن تعجب اس بات کا ہے کہ قحط زدے تو دانہ دانہ کے لیے سسک سسک کر مر گئے اور سرکار کا خزانہ بھی خالی ہو گیا - اور ڈبل تعجب اس امر کا ہے پارلیمنٹ مین ہندوستان کی آمدنی پر بہت خوشی ظاہر کی گئی اور بجٹ سے بھی یہی ظاہر تھا مگر خدا جانے یہ بجٹ کا مضمون کیسے ہو گیا - شاید اس مین کوئی پولیٹیکل چال ہو -

زمانہ کا رنگ بدل گیا

سچ تو یوں ہے کہ کوئی بات زمانہ کی اپنے اعتدال پر رہی نہ کوئی شخص قابل اعتبار رہا - یوں تو یہ دور زمانہ ہی ایسا ہے کہ کوئی کسیکا اعتبار کرے کیونکہ علی العموم جب ہر شخص کے دل میں دوسرے کیطرف سے صفائی نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ دوسرے کا حال بھی انسان اپنا ہی سا جانتا ہے - پھر جب خود ہی دلمیں بلا بغض بھرا ہوا ہے تو دوسرے کے دلکو کیسے کوئی صاف سمجھ سکتا ہے - بزرگ ہو کہ زمانہ کی کچھ اسطرح بدلی کہ عقل کام نہیں کرتی - مادہ پرور اگی تاثیر ہر شے میں ایک قسم کا تغیر ہو گیا ہے اب فرمایئے جب یہی کیفیت ہے تو انسان نہیں بلکہ حضرت انسان کو کسنے منع کیا ہے کہ وہ اسیطرح ہوا کی لہر کے فقیر بنے رہیں - اور اپنی جون نہ بدلیں بھلا انہیں کچھ نہ کچھ کی ضرورت ہی کیا تھی پہلے ہی سے حضرت نے ہر چیز میں تغیر پیدا کر دیا - یہاں تک انسانی مادہ ہی کو بیٹھے دین دولت کا تو ذکر ہی کیا - اب جسے دیکھئے اپنی خواہشوں کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے - یاروں میں یاری نہ دوستوں میں وفاداری نہ مردوں میں شرم نہ عورتوں میں حیا - مرد تو عورتوں کے پیچھے گرویدہ ہو بیٹھے ہی تھے اب بعض عورتوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کر لیا - کسی زمانہ میں دنیا میں ایسا بھی رواج تھا کہ جب کسیکے لڑکی پیدا ہوتی تھی تو خود اسکی ماں خاوند کے خوف سے اسکا گلا گھونٹ دیتی تھی خیر یہ تو سراسر جہالت ہی جہالت تھی مگر اس زمانہ کا رنگ دیکھکر تو ضرور کہہ سکتے ہیں کہ گلا گھونٹنا ہی سہی مگر ایسی اولاد کا مرجانا اچھا ہے کیونکہ اولاد سے بقائے نام دراز یا تناسل مراد ہے نہ کہ خون ناموس جب لڑکی ماں باپ کے آبرو کے پیچھے ہی پڑ جائے تو اس کا

مرجانا ہی اچھا ہے

خصوصاً آج کل کی لڑکیاں کہ اگر ماں باپ نے ذرا شادی میں تامل کیا تو وہ بیچاریاں خود ہی اپنی فکر کر لیتی ہیں - چنانچہ بمبئی میں ۹ جلاس ایڈیشنل سٹی جسٹس مسٹر رانگ ایک مقدمہ پیش ہوا جسمیں جان محمد بن حاجی قاسم نامی شخص پر یہ جرم عائد کیا جاتا تھا کہ یہ شخص مذکور بابو بالی نامی ایک راجپوت لڑکی کو بھگا لیجانیکا مرتکب ہوا - جان محمد حاجی قاسم نے بیان کیا کہ میں بابو بالی کے مہائم میں آنیکے پیشتر سے مہائم میں رہتا ہوں پنجشنبہ کے روز میں سے اپنی پال بمبئی آیا بابو بالی اسروز میرے ساتھ نہیں آئی - میں اپنی بیوی اور پیر محمد نامی ایک ملازم کے ساتھ بمبئی آیا اور میں سیدھا اپنے مکان واقع ناخدا محلہ میں پہنچا اسوقت وہاں مسماۃ مذکور نہ تھی دوسرے روز قریب دس بجے کے خود بخود میرے مکان پر آئی اور میرا نام لیکر پکارا اور کہا کہ میں ہٹ گئی ہوں اسلئے اپنے مکان میں رکھو جب میں نے انکار کیا تو کہا میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں میں نے کہا کہ اگر مسلمان ہونا ہے تو مسجد میں جاؤ چنانچہ مجھسے پتا دریافت مانگ کر چلی گئی جس شب کو بھگا لیجانیکا جرم لگایا جاتا ہے اس شب کو میں اپنے مکان ہی پر نہ تھا بلکہ ایک برہمن دوست کے بنگلے پر ضیافت میں شامل تھا - جہاں سے تقریباً بارہ بجے فرصت پائی ہوگی میں بابو بالی کے معاملے میں بالکل تعلق نہیں رکھتا - جو جو باتیں میری طرف عائد کیجاتی ہیں - محض الزام پر الزام ہے چنانچہ ان سب باتوں کا خاطر خواہ ثبوت بہم پہنچایا گیا اور لڑکی کی عمر ۱۸ سال کی ثابت ہوئی جوری نے بھی ان سب باتوں پر غور کر کے ملزم کو بے قصور ظاہر کیا اور جج صاحب نے رہا کر دیا

کہیں لڑائی چھڑ نہ جائے

ہم تو جانتے ہیں کہ فرانس کو اب پوری طرح موت نے گھیر لیا ہے یہ تو یونان کی طرح اپنے غیر کے بھروسہ پر اوچھل کود رہا ہے کیونکہ اسمیں اتنی طاقت ہی کہاں کہ ترکی جیسے اولو العزم گورنمنٹ کے منہ آئے یہ یقینی ثابت ہے مصر کوئی صورت ہے اس پر وہ زنگا رہے ہیں لیکن فرانس کو اپنی حماقت کا وہی نتیجہ بھگتنا پڑیگا جو یونان کی قسمت میں لکھا ہوا تھا یہ بات ضرور ہے کہ تمام عیسائی سلطنتیں ہماری خدا کی عادت پر بھروسہ رکھنے والی ترکی سلطنت سے جلے بھنے بیٹھے ہیں مگر کسیکی اتنی ہمت کہاں جو ذرا بھی چوں چرا کریں - فرانس ضرور صلیبی حمایت پر یورپ میں طاقتوں کو ابھاریگا وعدہ بھی امداد کا پورا عزم کرینگے لیکن اسکا ایفا بہت مشکل ترکی بہادروں کی تلواروں اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے مقابلہ میں آنا موت سے دریا میں کود پڑنا ہے پھر بعد کسکی شامت آئی ہے کہ ہم پر ایک ہول چھیڑے معاملہ کی صورت تو ایسی نظر آتی ہے کہ رزم آرائی بغیر اسکا فیصلہ ہونا غیر ممکن ہے فرانس نے ابھی سے گستاخیاں شروع کر دی ہیں اور فرانس میں جو ترکی ایجنٹ تھے ان کو ضبط شہر سے نکال دیا لیکن مشکل ہے کیسا ہی کچھ ہو دیکھئے اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے ترکی شیر اور بہبود جائینگے اور پھر انکا سنبھلنا مشکل ہے دوسری سلطنتوں سے اسکے متعلق ابتک کوئی رائے زنی تو نہیں ہوئی ہے لیکن عیسائی اخبارات جلکے نقرے لکھکر اپنے دلی حسد کا ثبوت دے رہے ہیں یہ تو کہتے ہیں کہ اگر یہ لڑائی چھڑ گئی تو قیامت کا منظر نظر آئیگا

علم تو بے قیمت ہے

آجکل ہندوستان کے اخباروں کو خدا جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اسی بات کو رو رہے ہیں کہ اب انگریزی کی کوئی قدر ہی نہیں رہی تو ہم یہ علم کیوں سیکھیں۔ ایم اے اور بی اے مارے مارے پھرتے ہیں اور انہیں اتنا بھی سہارا نہیں کہ اپنا پیٹ بھی بھر سکیں۔ اس سے بہتر تو یہی ہے کہ صاحب بہادروں کی خدمت میں دن بھر ہاتھ جوڑ کر کھڑے رہیے اور مزے سے دو وقتہ راتب اڑائیے۔ اس بات کے تو ہم بھی قایل ہیں کہ جس چین سے مزدور پیشہ لوگ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں وہ انگریزی خوانوں کو خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن انگریزی علم کی قدردانی گھٹ جانے سے اگر کسیکو صدمہ ہوگا تو اوسی کمینہ کو جو صرف دنیا کھینچنے کے خیال سے یہ علم حاصل کرتا ہو ورنہ اصل پوچھئے تو علم کی کوئی قیمت ہی نہیں۔ نیچریوں کے مانند ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ صرف انگریزی پڑھکر فرعون بے سامان بن جائیں اور جنٹلمین کی جون میں آکر خدا کو بھول جائیں لیکن اپنے علوم دینی کے حاصل کرنے کے بعد اگر فرصت ملے تو انسان کو لازم ہے کہ حتی الامکان ہر علم ہر زبان سے واقف ہو جائے۔ ہاں جو لوگ دنیا کی غرض سے انگریزی علم سیکھتے ہیں اور جنہیں اپنے مذہبی علوم سے سخت نفرت ہے اون کے لئے ضرور ماتم کا زمانہ آگیا ہے کیونکہ اب انہیں کوئی کوڑیوں کو بھی نہیں پوچھتا۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے رہے۔ اب انکے لئے سوائے اس کے کوئی اور صورت نہیں ہے کہ کسی انگریز بہادر کی جوتیاں سیدھی کرکے اپنی گٹ پٹ کی بدولت اسکا دل خوش کریں۔

یہ تو مار آستین نکلا

ڈچوں کی تو نیچر میں بغاوت کا مادہ بھرا ہوا ہے پھر بھلا اون سے وفاداری کی کیسی امید ہو سکتی ہے۔ اس زمانے میں جو ڈچ کہ ابھی ہے ہماری اتباع قبول کی اور ہماری حاکمیت کا دم بھر رہے ہیں لیکن یہ یار باندھ کر کی وفاداری کسی وقت ضرور دغا کریگی۔ اول تو ڈچ ہماری اتباع قبول کرتے ہی کیوں کیونکہ آزادی کے جوش نے انہیں اپنی جان سے ہی بیکار کر دیا اور اب رہ بقیہ السیف جو موت کے خوف سے انہوں نے ہماری اطاعت کا طوق گلے میں ڈال بھی لیا تو آیندہ اون سے وفاداری کی امید رکھنا بالکل فضول ہے۔ اس کی ایک نظیر تو لندن میں فوراً ہی آگئی۔ چنانچہ جوہانسبرگ کی خارج شدہ گورنمنٹ کا اطاعت قبول کرنیکے بعد قسم کھائی تھی کہ کبھی ... نہ ہوگا اور ہماری سلطنت کا وفادار مزاج بھولا بھالا گورنمنٹ اسے ایمان بھی لائی اور اسے انگلنڈ میں سکونت اختیار کرنیکی اجازت دیگئی ہماری تو یہ سمجھ تھی کہ اگر وہ یہیں یا ٹرانسوال رہیگا تو یہ قومی حمیت کا جوش دل سے نکلا نہ بیٹھنے دیگا اور موقع پاکر ڈچوں سے مل جائیگا اسلئے اسے انگلنڈ میں رہنے کی آرزو ظاہر کی تو بڑی خوشی سے اسے اجازت دیگئی مگر وہ تو مار آستین نکلا۔ اس نے دیکھا کہ ہماری فاقہ مستی کو اونکی عقلمندی کا مزہ چکھا دینے کا یہ موقعہ ہے اور قومی حمیت کے اس سے بڑھکر کوئی اچھا ذریعہ دستیاب ہی نہیں ہو سکتا۔ اوس نے انگلنڈ کے پولیٹکل حلقوں میں اچھی طرح رسوخ کر لیا اور یہاں کے حالات سے واقفیت حاصل کرکے ڈچوں کو اطلاع دینے لگا مگر مثل مشہور ہے بکرے کی ماں کہاں تک خیر منائیگی آخر یہ جی ۷ اگست کو لندن میں گرفتار کئے گئے اس کی سزا سوائے موت کے اور کیا ہو سکتی ہے۔

شرافت کا یہ تقاضا نہ تھا

زمانہ سابق سے اب تک یہی دیکھا گیا ہے کہ شاہی بارگاہ میں ممالک غیر کے سفیروں کی بڑی عزت ہوتی ہے لیکن جرمنی کو شہنشاہ ولیم نے چینی شاہزادہ سے جو سفیر کے طور پر جرمنی دربار میں حاضر ہوا تھا اچھا سلوک نہیں کیا۔ پہلے تو شہنشاہ مذکور یہی چاہتے تھے کہ مذکورہ شاہزادہ پرنس چن اور اون کے تمام ساتھی مجرموں کی طرح تمام شہر میں گشت لگائیں اور بیرن کٹیلر کے قتل کا عذر ہمارے آگے گردن جھکا کر کریں۔ باوجودیکہ شہنشاہ چین کو اس قتل سے کوئی تعلق ہی نہ تھا جرمنی کی یہ آرزو تو پوری نہ ہوئی لیکن جب پرنس مذکور انکی دربار میں حاضر ہوا تو محل کے محافظین نے انہیں سلام تک نہ کیا اور شہنشاہ جرمنی جسطرح اپنے تخت پر بیٹھے رہے اور شاہزادہ کو اپنی طرف آنیکا اشارہ کیا۔ شاہزادہ نے مشرقی آداب کو زور کھینچے کہ انہوں نے تین دفعہ جھک کر سلام کیا۔ کیا شہنشاہ جرمنی کو یہ زیبا تھا کہ ایک شاہزادہ سے اس بیعزتی کا سلوک کریں۔ غرور و تکبر کا برا ہو کہ آدمی کو انسانیت کے جامہ سے باہر کر دیتا ہے۔ پرنس چن نے جب شہنشاہ چین کی طرف سے معافی نامہ پیش کیا تھا تو آپ بڑے تحکمانہ لہجے میں فرماتے ہیں کہ اس سے کیا ہوتا ہے چین کو آیندہ برتاؤ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ ہم سلطنتوں کے باہمی معاہدوں کو پوری طرح مدنظر رکھیں گے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ زبردست کو ہر کوئی دباتا ہے کہ اگر کسی اور طاقت کے سفیر سے اس طرح برتاؤ کیا جاتا تو حقیقت کھلجاتی۔ چین کوئی اس کا غلام یا ماتحت گورنر تھا۔ جو اوس کے سفیر کے ساتھ اس طرح تہتک آمیز سلوک کیا جاتا اور اوس کو ایسے سخت الفاظ میں جواب دیا جاتا۔

معرکہ آرائی

بیٹی کا عاشق باپ اور قدرت کے نئے کرشمے

بہیا پنچ بہادر بہوت - رؤ پڑ و ہا پہ کا بندگا اور سوا الشفق کی پدرکتی تسلیم - اب کیا ہے تمہارا البیلا نامہ نگار ، پورا جاسوس بن گیا - اور جاسوس بہی کیسا سیدہا روس بہیجنے کے قابل - صرف بہاگلپور کی ہی خبرون پر اوسکا رہنا نہیں رہتا - بلکہ قریب جوار نزدیک و دور کے گلف سے بہی انفیت کل رکہتا ہے - جہان کوئی ہے عنوانی دیکہی جہٹ حافظ کے بغل سے حضرت دل کی لوٹ بک مین ٹانک لیا اور پہر مجرم یا ظالم کا ننڈی ہتکڑی لگا بغرض تشہیر تمہارے دربار مین چالان کر دیا - چنانچہ یہ خبر بہی نئی گرہت کی ہے - طرز مین نرالی - وضع مین جدید - چہپ مین اوکہی - جس قدر حیرت زدا ہے اوسی قدر افسوسناک اخباری دنیا مین بگولے کی طرح اوڑیگی - اور اخبارات کے کالمون کو سیاہ کر چہوڑیگی - پرچہ مین اوسکا چرچا ہوگا - مختلف مذاق کی طبائع اس پر رائے زنیان کرینگی - سرخی دیکہکر تمہارے بہتیرے دل سے چلے ناظرین بہی چونک پڑے ہون گے - مشتاق و بیتاب کے ہوئے ہونگے جو سے بیٹے مین قلم با زبان کہا - سمجہ ہون گے اون کی جناب نگاہین جلد جلد سطرون پر دوڑ رہی ہون گی - تم خود بہی کہنڈ گہوڑا کی طرح یا کمہار کے چاک کے مانند چکر رہے ہو گے گہبراؤ مت ذیل کی چند سطرین تمہاری حیرت و ناظرین کی بیتابی ہون

کو طرفۃ العین مین دفع کردیگی - ہمہ تن گوش ہو جاؤ -

عشق کی حیرت انگیز داستانین - محبت کے پرلطف افسانے - ذکر و واثات کی ناجائز نگاہ تیز تو تم نے بہتیری دیکہی و سنی ہون گی - عشق حقیقی و عشق مجازی کے ڈہکوسلے بہی ملاحظہ کئے ہون گے - اقسام مختلف کے گل و بلبل کا وصال بہی پڑہا ہوگا - مگر - ع - ایمان ہی کی کہنا ایمان ہے تو سب کچہ - کبہی کسی باپ کو بیٹی کی نگاہ ناز کا گہایل - ناز کا کشتہ - انکہڑیون کا بیمار - کمند زلف کا گرفتار غرض پورا عاشق زار دیکہا یا سنا ہے - اور عاشق بہی کیسا جیسے کوئی شخص اپنی چاہتی بیوی کا ہو - یا کوئی تماشبین کسی طرحدار رنڈی کا ؎

عشق پر زور نہین ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجہائے نہ بنے

توبہ توبہ - آخ تہو - حضرت عشق کی بہی کیا درگت بن گئی - یارون نے کبہی کبہی بدنما دہبے اس سادہ وضع کے پاک و صاف دامن پہ لگا دیے ایسا آلودہ کردیا کہ توبہ ہی بہلی - زمانہ حال کی اصطلاح مین عشق کے معنی رنڈی بازی اور زناکاری کے ہین اور بس - مجہے ایسے ہی ناپاک عشق کا حال لکہنا ہے - ترہت کی بستیون مین مدہوبنی ایک عمدہ اور پرلطف مقام ہے - مدہوبنی کی حیرت انگیز واردات لکہنے سے ترہت کی مختصر کیفیات و دلچسپیون پر قلم فرسائی کرنا ضروری ہے - ترہت مظفرپور و دربہنگہ کے علاقون کی حدبندی کرتا ہے - زیادہ تر یہا ن کے حصے ترہت کہلاتے ہین - یہان رونق و آبادی خاصکر راجپوت و برہمنون کی قوم سے ہین - یہ اقوام زیادہ تر زمینداری حیثیت والیان مین ملکی کو عام

طور سے برا جانتے ہین - متوسط الحال غرباہی کہیتی کرکے اپنا پیٹ پالتے ہین - برہمنون کی قوم مین تعدد ازدواج کا مرض لاحق ہے - بعض بعض برہمن پچاس پچاس شادیان کرتے ہین - کبہی کبہی اون کی جورؤن کی تعداد سینکڑون کو پہونچ جاتی ہے - سسرالون کا دورہ طے کرتے کرتے اون کی حیات مستعار جواب دیدیتی ہے بہتون کو سسرال کا نام تک یاد نہین رہتا پتہ کہان تک معلوم ہوگا - اون کی بدنصیب جورؤ تمیز شوہر کا منہ تک دیکہنا نہین پاتین - اوسی طرح اچہوتی کوری بصد حسرت و یاس سینے مین چہ درد ل اور ہزارہا ارمان لئے گنگا لاب ہو جاتی ہین مگر زیادہ تر ایسی ہین جو شوہرون کی موہوم صورتون پر لات مار کر غیر مردون کا شکار بن جاتی ہین اور پر بہار جوانی کے مزے لوٹتی ہین ترہت کی چہوکریا عام طور پر حسین اور قبول صورت ہوتی ہین ان کا حسن دلفریب - ان کی جوانیان قتالہ عالم - اون کی نگاہین خونی ان کا انداز مین دل لوٹنے والا دلربائی بات بات مین - ناز معشوقانہ ہر گہات بیز اسی سے یہان آئے دن عجیب غریب باتین ظہور مین آتی رہتی ہین - جوان جوان حور شمائل لڑکیون کا گہر مین بغیر شوہرون کے رہنا عجب عجب گل کہلاتا رہتا ہے - اب ادہم بر سر مطلب - اوسی مذکورہ لعمر رسیتی یعنی سب ڈویژن مدہوبنی مین ایک پہ بچیم لڑکی ذات کی برہمنی رہتی ہے جسن مین یکتا - صورت مین بے نظیر بہولی بہالی کڑی کرار کا بدن گدرایا - چال مستانہ - امنگون پر آتی چڑہتی جوانی بہتی پڑتی ہے ؎

پہاوا مستانہ سر سے پاؤن تک چہائی ہوئی
اف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

زمانے کا اعتبار نہین - گرگٹ کیطرح رنگ بدلتا

سے عجب عجب نیرنگیان دکہاتا ہے - اللہ اللہ یہ انقلاب ایسا تغیر - رونگٹے کہڑے ہوتے ہین - لڑکی کی ساری خوبیون نے باپ کے دل کو مسخر کر لیا - وہ کم بخت اسکا عاشق زار ہوگیا محبت مین گرفتار ہوگیا خیالات فاسد نے شفقت پدری پر پانی پہیر دیا - دل سے درد فرزندی زائل ہوگیا عشق کا دورا اوٹہا - محبت گہیر نے لگی - وصل کی تدبیر سوجہنے لگا - بیچاری لڑکی کو کیا معلوم تہا کہ جس محل عصمت کا بانی مبانی و معمار اور کا باپ ہی ہے اوسکو خود وہ اپنے ظلم کے ہاتہون منہدم کردیگا - اور اوسکا بیداغ شیشہ اوس کی سنگ بیحیائی سے چکنا چور ہوگا - باپ کی حد سے بڑہی ہوئی محبت کو لڑکی نے ہمیشہ شفقت پدری پر محمول کیا - اوس کی بیجا لگاوٹون کو اولاد کی داشتا سمجہا - آخر بکرے کی ماں کب تک خیر مناتی - ایک نہ ایک دن چہری تلے آئی - وہ ناپاک برہمن ایک رات موقع پاکر اپنی لڑکی پر مسلط ہوگیا - او غضب منہ کا لا کیا لڑکی کی آنکہ کہلی تو شوہر کے بستر پر باپ کو دیکہا - شیشہ عصمت تو چور ہو ہی چکا تہا اس نے بہی باہل چہوڑ دی - جوانی کی ترنگ مین مست شباب کے نشہ مین چور جسوں سے مرد کا منہ نہین دیکہا تہا - پہر کے کہثمل کیطرح باپ سے چمٹ گئی - اوس مردک کی تو مانگی مراد بر آئی - لڑکی کی طبیعت پاکر اور بہی مردانگی دکہلانے لگا - خوب خوب وہما چوکڑی کی - کوئی اوس بانی نہ رکہا - کرک تماشہ ختم کرڈالی اب قدرت کے تماشے دیکہئے - بیچاری فراغت کر کے پیچہے ہٹنا چاہتی ہین تو ہٹا نہین جاتا - کلید مردانگی قفل نہین چہوڑتا اندر ہی اندر لگا ہو جا کرنے - بہت زور آزمائیان کین مگر قفل پہر بہی نہ کہسکا - دیگر اعضا بہی فرو سستی مین جس جس مقام پر کام مین لائے گئے تہے وہین کے ہو رہے دست شوق کو چہاتیون نے تہام لیا - لڑکی کے ہاتہ باپ کی گردن سے چمٹ گئے - غا ہوے سے تار دہ

پیوندی قلم کی طرح جڑ گیا غرض بدن سے بدن چسپان ہوکر -

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ؎

کا تماشا نظر آنے لگا - باپ بیٹی نے مشغلہ قوت صرف کردی مگر قدرت کی قید سے رہائی نہ ملی خدا کو تو اون کی بیحیائی طشت از بام کردی تہی - مخلوق کو اپنے نیرنگ ادنی نمونہ دکہلانا تہا - بہلا کیونکر چہوٹ سکتے تہے - صبح ہوتے ہی یہ خبر باد کیطرح پہیل گئی - لوگ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے بہیڑ لگ گئی ایسا حیرت افزا و مایوسانہ سین تہا کر تماشائیون کے چہکے چہوٹ گئے - بیحیائیون کا کلیجہ دہل گیا بدکار کانپ اوٹہے - غیرت دارون نے مارے شرم کے آنکہین چہپالین - ڈاکٹر صاحب مسیحائی کا زور دکہانے آئے - بہت سی دواؤن کا خون کیا - مگر بالکل بے سود - مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی - اون کے بدنون مین قوت جاذبہ اسس قدر زورون پر تہا کہ چمٹتے ہی گئے - ناچار پولیس دونون کو ایک ڈولی مین لٹاکر ڈپٹی مجسٹریٹ کے روبرو لے آئی - ڈپٹی مجسٹریٹ نے اوسی حالت مین اون کے اظہار قلمبند کئے - پہر دونون کو جدا کرنے کی جان توڑ کوششین کین - مگر خدا کے قہر کے آگے نہ دعا ہی کچہ اثر دکہلا سکی - نہ دوا ہی کارگر ہوئی - وہ بدنصیب وصلی کے اوراق کی طرح چپکے ہی گئے - س

نہ کچہ پیری چلی دار و دوا کی
وہ لڑکی باپ سے انچ سٹا کی

بعد کی حالت تمہارے نامہ نگار کو معلوم نہین - واللہ عالم اون کا کیا حشر ہوا - نتیجہ سے پیچہے اطلاع دونگا بہیا بچ دیکہا تم نے اسس ناپاک برہمن کا کرتوت یہ ہین یہ ہین تربیت کے برہمن - پاک پوتر - پوجا کرنیوالے - یہ وہی ہین جن کے سر و پیر ہاگ ہاگ چیچ پاگ بندہا رہتا ہے اور جو مسلمانون کے بدن سے ذرا ہی مس ہو جانے پر سات بار گنگا اشنان کرتے ہین - اور باؤ بہاسنکے ہین - بات تمہاری جہالت کی قوم مین نمدا او اینجانب کی کروہی کردی موچہین -

---

وہی شہرۂ آفاق المعروف بہ ابو المذاق

حضرت ل - ح اسپشل نامہ نگار از خطۂ نور بہاگل پور

قطعہ تاریخ

ولادت باسعادت صاحبزادہ عبدالاحد ابن بابر محمد مخدوم صاحب مقیم کہندرہ - از نتیجہ فکر محمد لطیف لطیف برادر منشی شیخ امام صاحب سررشتہ دار ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کہندرہ -

جشن عشرت کیون نہ گلزار مین
اک گل رشک چمن پیدا ہوا
شاخ گل پر نغمہ زن ہین عندلیب
لالہ و غنچہ و چمن پیدا ہوا
واہ کیا ہے شادمانی باغ باغ
واہ کیا گل پیرہن پیدا ہوا
کہہ رہے ہین کس خوشی سے والدین
نور چشم آمام تن پیدا ہوا
آج نکلا ہے زمین پر آفتاب
غنچہ سے رخ کہن پیدا ہوا
دل خلائق کے نہ کیون مسرور ہون
راحت جان زمین پیدا ہوا
مصرعہ سال ولادت ہے لطیف
لخت دل سیمین بدن پیدا ہوا

ہو جو موت کی عاشق بیان کرتا ہو
مسیح و خضر بھی جسکی آرزو کرتے

مقتل میں جانباز عاشقوں کا ہجوم ہے۔ اور ہر ایک کی یہی خواہش ہے کہ میرا معشوق قتل کرنے کے لئے مجھہ ہی انتخاب کرے۔ اور میں ہی اس مجمع جانبازوں میں سر کٹانے میں سب سے اول رہوں۔ خدا جانے ان دلدادگان الفت کے سر میں یہ کیا سودا سما جاتا ہے کہ معشوق کے دست ناز سے ہلاک ہو جانا زندگی سے کروڑوں درجہ اچھا ہو۔ پر ہر ایک کہہ رہا ہے کہ مصرع۔

جان دینے سے بہی جانباز ہے ڈرتا کوئی۔

اس وقت کا نظارہ بھی قابل دید ہے۔ دیکھئے کس کی آرزو بر آتی ہے۔ کس کو معراج عشق نصیب ہوتی ہے۔ اس راہ دشوار گذار میں کون ثابت قدم رہتا ہے۔ مگر ساتھ ہی معشوق کی کم سنی اور نزاکت کا خیال بہی ہے اس لئے کوئی کہہ رہا ہے۔ شعر

قتل کرتے مجھے ہٹ جاؤ دبل جاؤ گے
دیکھو خنجر سے کلیجہ کو اذیت ہوگی

اپنا مرنا سبکو بھاری ہوتا ہے لیکن محبت کے بندے اوسے زندگی سمجھتے ہیں۔ کوئی جانباز نشۂ الفت میں مست اپنے دل مضطر کو خطاب کرکے کہہ رہا ہے کہ اگر جذبۂ عشق ہے تجکو تو آہ و فغان نکلے سے پہلے جا مل خدا کے لئے صورت مرغ بسمل اوڑنا اور تڑپ پر شمشیر قاتل نکلتی ہے اس وقت حسرت کیسی

کوئی اس اندیشہ میں ہے ایسا نہ ہو وقت قتل قاتل تلوار ٹوٹ جائے اور ہماری خواہش قتل یون ہی رہ جاتے

کسیکو یہ زعم ہے کہ میں ہی امتحان میں پورا اترونگا وقت آزمائش یہ تمام شیخ چلی کے سے منصوبے باندہنے والے تلوار کی چمک دیکھتے ہی رفو چکر ہو جائیں گے۔

اور دیکھو تو سہی جسپر ہم سفاک کو یہ تمام اپنی اپنی جانیں نذر کرنے کو سر بکف مستعد اور منتظر ہیں۔ وہ بھی بفضلہ موجود ہے۔ مگر پناہ بخدا آدمی ہے یا سحر سامری۔ بے اختیار اوس کے حسن کی کشش دل کو اپنی طرف کہینچے لیتی ہے مگر ماشاء اللہ از سرتا پا تصویر ہے۔ پہر بہلا کیون اس پر جی جان قربان کرنے کو جی چاہے۔ ہم تو بے شک یہی کہینگے کہ زہے نصیب اوس کے جس کی جان کی نذر یہ رشک حور منظور کرکے اور کے رقیبوں میں اوسے سرفراز کرے۔

ارے ارے وہ دیکھو!! جس طرف اوس قتال عالم کی نظر اوٹھ جاتی ہے لوگ کلیجہ تہام کر رہجاتے ہیں۔ کوئی کہڑا کا کہڑا اور کوئی بیٹھا کا بیٹھا رہ جاتا ہے۔ کوئی نظر کے تیرون سے سینہ فگار ہوکر بیدم ہو گیا ہے۔ کوئی نہایت حسرت کے ساتہ کہہ رہا ہے۔ واہ بہی اچہو رہے کیا انہیں لوگوں کے حصہ میں قضا تہی میں نہ تہا کوئی پڑا تڑپ رہا ہے اور اپنے جلاد معشوق کی حسرت کو پوری کر رہا ہے۔ جو بالکل اس شعر کے مصداق ہے۔ شعر۔

خواہش ہے اوسکو نکلے نہ بسمل کی آرزو
پوری کرے خدا مرے قاتل کی آرزو

کسیکی تمنا ہی کہ۔ شعر۔

بسمل جو کیا ہے تو تڑپنے دو گلو تم
تعجیل مرے قتل پہ جلاد نہ کرنا

کوئی وقت ذبح خنجر قاتل کو قسم دے رہا ہو کہ مصرع کمی جو مجہسے کرے تو تڑپنے کو میرا

قاتل کسیکی طرف جہٹ کر چلا ہے۔ تو وہ بہی یہ کہتا ہوا جہٹ پٹ گلا کٹانیکو طیار ہو گیا ہے شعر

آتا ہے بہر قتل وہ دورا ہی ہجوم یاس
گھبرا نہ جائے دیکھہ کہیں ازدہام کو

کسیکے اوچہاسا ہی تیر پڑا ہے۔ لیکن جو جام کا پیاسا ہو۔ اوس کی ایک قطرہ سے سیری ہونا تعجب ہے۔ بلکہ اب تو آتش شوق بہڑک اٹہی ہے سنئے تا۔ کیا فرما رہے ہیں شعر۔

ہان تاول میرا نازک فگنی خوب نہیں
ابہی چہاتی میری تیرون سے چہنی خوب نہیں

مگر دیکھو دیکھو۔ وہ کسی عاشق کی مراد بر آئی۔ دیکھو آپ پڑے ہیں اور معشوق برائے ذبح آپ کے سینہ پر زانو اڑائے بیٹھے ہے۔ عاشق صاحب کمال خوش ہیں کہ اب کوئی دم میں خنجر قاتل ہمارے خون سے سرخ ہوگا۔ خون کے فوارے چل رہے ہوں گے۔ نعش تڑپ رہی ہوگی۔ معشوق دیکھہ کر خوش ہو رہا ہوگا اور ہماری روح بہی سامنے کہڑی کہہ رہی ہوگی کہ شعر

ہے میرے قتل سے قاتل کی خوشی کیسی خوشی
مسکراتی ہوئی ہونٹوں میں ہنسی پہرتی ہے

برسوں میں یہ مراد بر آئی ہے۔ خدا کرے جلد گلے پر خنجر رواں ہو۔ لیکن ایسا نہ ہو کہیں ظالم نیم بسمل کرکے چہوڑ دے مگر ہم تو صاف کہدینگے شعر۔ دگا زخت دہی جہکو دیکھو یار تو باقی رکے نہ ہاتہ ابہی ہے رگ گلو باقی

یہ تو اس خیال میں ہیں۔ اور قاتل یہ دریافت کر رہا ہے کہ ذبح کرنے کے وقت کیا پڑہا جاتا ہے ہائے ظالم تیرا بہولا پن۔ بہئی واہ مزا آ رہا ہے آپ گردن کاٹنے کو تو طیار ہیں۔ لیکن یہ خیال ضرور ہے کہ اگر بلا تکبیر پڑہے گردن پر چہری چلادی گئی تو خدانخواستہ عاشق صاحب مردار نہ ہو جاوین اور عاشق صاحب یہ چاہتے ہیں کہ کچھ بہی ہو۔ کام جلد تمام ہو۔ کمال بے تاب ہو کر آپ چہری کے نیچے

سے اپنے معشوق سے فرما رہے ہیں کہ آپ بہی
خوب ہیں ابھی ذبح کرنے کو میرے پوچھتی کیا ہو تکبیر
تم چھری تو پھیر بہی دو نام خدا کا لیکر-

دہی بگڑوے دل

ای بی سی ڈی ای ایف جی ایچ ڈبلیو ایکس وائی
زو مسٹر عبدالرؤف خان-

بارش کی زیادتی

بہیا- او بہیا- او بہیا پنچ ہرت- کیا پانی کی
آواز میں سنائی نہیں دیتا- بہائی میں تو برابر
جواب دیتا ہوں- مگر تمہیں پانی کے مارے نہیں سنتے
بہائی پانی کے مارے نہیں ڈر کے مارے نہیں سنائی
دیتا- واہ ایسا ہی کیا تمہیں کو ڈر ہے بارانہ میں
اور لوگ بہی ہیں- واہ یہ خوب کہی- ہم سے اون سے
کیا نسبت- بادر والے بنگلوں والے مزہ سے
برساتی بند کو بغل میں دبائے- پاؤں پہیلائے
خراٹے لے لے کے ایسے سوتے ہیں کہ ۱۰ بجے سے اوپر
اوٹہنا محال- یہاں ہم ہیں اور کالا کہان ہے
اور کسکا اشتیاق فراق سے- اوسپر طرہ یہ کہ رات
دن گنتے گذرے سے لیکر اور کہیت تک پہاڑ کے
بیٹھ جانے کا خوف نہ کہیں آنے کے نہ جانے کے
اچھے خاصے م... جان کے نخرہ بن گئے کوئی پوچھتا
ہی نہیں- ۲۰ اگست منگل کے روز سے بارش
باران شروع ہوئی شاید ہے کہ کسی روز مطلع صاف
ہوا ہو- ہر ایک جگہ سڑکیں ٹوٹ گئیں- جس سے کالا کہانہ
گودام سے نینی تال آنے کا پیدل راستہ بند ہے کارٹ
روڈ سے آمد و رفت ہے- سب سے زیادہ کالا کہان
کا پہاڑ خطرناک حالت میں ہے- ڈیڑہ دو میل کے
طول میں اوسی قدر عرض میں پربہٹی کی جانب کا
پہاڑ کہیں دو انچ کہیں فٹ فٹ بہر نیچے کو دہس
گیا ہے خدانخواستہ اگر یہ سرک کر آگے کو
بڑہے تو بہت صفا چٹ میدان دور تک کر دے گا
اور ایک دنیا تالاب مثل گوکہنیا کی جہیل کے بن جائے
گا- خیریت یہ ہے کہ اس کے نیچے کوئی عمیق کہڈا
نہیں ورنہ مدت کا سرک جاتا جس قدر تال
کا پانی اس کی جڑ کاٹتا ہے اوسی قدر یہ اپنے
ایمان سے نیچے کو سرک جاتا ہے خدا نہ کرے
یہ ایک دم سے سرکے- بارش کی یہ حالت ہے کہ آج
پندرہ دن ہونے آئے اور بالکل مطلع صاف ہونے
کی امید نہیں-

اوپر والا ڈبل ایم بی کے کالاکہانی وز نینی تال

لاکھہ تدبیر کرو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت میں لکہا ہے

جہت پٹ- سٹ پٹ- سرپٹ- لٹ کہسٹ
کہو- ہم سچ بکتا ہوں- یا میں غلط فرماتا ہوں-
وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکہا ہوتا ہے- کیا کوئی
ایسی تدبیر ہے- جو تقدیر کو مٹ سکے- ہرگز
نہیں اگر تدبیر تقدیر پر قادر آتی- تو کوئی اہل تدبیر
قادر مطلق کی قضا و قدر کا مطلق قایل نہ ہوتا
تمام قابلیت و حکمت و علمیت و فطرت- اس
مقولہ کے آگے منہ کی کہا کر انسان کو استاد
داغ کے قول کی تائید کرنے کو مجبور کرتی ہے-
تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی بگڑی ہوئی
تقدیر بنائی نہیں جاتی- یا دادا پیر سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ کے قدم بقدم رکہنا ہوتا ہے ؎

اگر بہر سر موئے دو صد ہنر باشد
ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

جس کا نام صبر ہے- تقدیر و قسمت و قضا و قدر
کے ثبوت میں- لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ- بہت
کافی و وافی ہے مگر بٹ دہرمی ونیچ فہم و ناصواب لوگ
کل امور ہی کا دارومدار بہی اسی پر منحصر کرتے ہیں-
نہیں- نہی اور امر اگر دونوں- باذن اللہ ہوتے
تو آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کے دنیا میں ان
کی کیا ضرورت تہی- قسمت و تقدیر و قضا- وہ چیز
ہے- کہ ہماری عقلی و علمی و مالی و جسمانی قوۃ جس
کام کو ہماری مرضی کے موافق کر سکیں- اور
پہر بہی وہ برعکس ہو- تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سرنوشت
قسمت و خوبی تقدیر اگر عقلے و تدابیر سے یا مال و
زر کی طاقت سے- ہماری جان عذاب و قہر و
ذلت و کلفت سے بچ سکتی تو آج ہماری مسماۃ
نباہو تائب شدہ کو- صرف ایک اجنبی چلتے ہوئے
سے یہ روز بد دیکہنا نصیب ہوتا جس کے دفینہ کے
واسطے سینکڑوں روپیہ اور نبا نبایا گہر برباد
کر ڈالا- پچ بہادر افسوس سے ہوتا ہے- جو قسمت
میں لکہا ہوتا ہے- مسماۃ نبا ایک معمولی طوائف
تہی سنہ ۱۹ء میں شاید تائب ہو کر اس نے شیخ
کریم اللہ تمباکو فروش کے ساتہ نکاح کیا تہا-
یہ وہ اسم بامسمیٰ بخت ور نبا تہی کہ اسکی بدولت سے
کریم اللہ سینکڑوں کا آدمی ہو گیا تہا- نینی تال
میں تعذیہ داری کی بنا بہی اسی گہر سے پڑی
تہی- جو سال گذشتہ تک تا حین حیات شیخ
مذکور کے جاری رہے- اس کی ایک بہن تہی
کو کلا کر بہی آخر وقت میں نکاح کی سوجہی-
سید احسان علی سے سٹ پٹ لگا جہٹ پٹ
نکاح پڑہا اور جہٹ پٹ بیٹے پہلا ایک
کہوٹ بچہ نبا جہٹ پیٹ سے دے دیا
سے کہٹ پٹ کی جڑ اور رٹ پٹ سے
لکہا- اور وکیل مختاروں سے کٹ پٹ

مقدمہ بازی کا گھوڑا سرپٹ چلا ہی دیا۔ احسانعلی پولیس میں بعہدہ کانسٹیبل ملازم تہا۔ بعد لکاح کے اُس نے استعفٰی دیکر حسب اشتعال کو کلا دیا سے پرچونی کی دوکان کی۔ کسی وجہ سے دونو میان بی بی میں چوتی پیزار ہوگی۔ بیچاری بنیا جان کرین کی انتہا سے زیادہ مجبور کیا سو روپیہ کی نالش دائر کرنے سے قبل قرقی مین دوکان قرقی کرالی میان جان علے۔ صرف ٹوپی دہوتی سے لکہنو رہگئے۔ مگر آپ جانتے ہین۔ ایک تو کربلا کردہ دوسرے نیم چڑہا ایک تو سوارون مین ملازم رہا پہر پولیس کا جنڈا اوس نے بہی امانت مین خیانت کا دعوی مسماۃ بنا پر۔ تہونک ہی دیا جسکا ثبوت ایک دستخطی رقعہ مسماۃ مذکور کا اور دوسرے منشی عبداللہ امین بلرام پور جو مسماۃ کا بہائی ہے اوس سے خطوط تہے۔ مسماۃ کی ڈگری بہی ہوگئی مگر وہ ہی ہوتا ہے جو قسمت مین لکہا ہوتا ہے۔ احسانعلی کے مقدمہ مین بہت سعی و کوشش منجانب مسماۃ کے روپیہ پیسہ سے والگی پچہلی اوٹن گہاٹیوں دور دور سے ہوئی لیکن پہر وہ ہی ہوتا ہے ... بیچاری بنیا کو آخرالامر ایک غمناک صدمہ اوٹہانا پڑا یعنی ۳ ماہ کی قید سخت و سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ فوجداری و سید احسانعلی کا دیوانی مسماۃ کا اپیل ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے یہان پیش کیا گیا وہان سے فیصلہ بحال رہا اور احسان علی کی اپیل بحال ہوگئی۔ اب تو میان احسانعلی کی پانچون گہی مین لیکن بنا کے پیروکار وکیل مختار و عزیز و اقارب کو کب صبر ہوتا ہائی کورٹ مین جا دہمکے۔ اور بنا ضمانت پر رہا۔ جو وجوہات ہائیکورٹ مین پیش ہوئین وہ ایسے نہ تہین جن سے امید رہائی نہ ہوتی۔ لیکن وہان بہی وہ ہی بات وہی ہوتا ہے جو قسمت مین لکہا ہوتا ہے۔ معزز فیصلہ بحال اپیل ڈسمس بیچاری بنا کی بدنصیبی نے ایسا بدبختی کا دامن پکڑا کہ پیچہا ہی نہ چہوڑا اور ابہی بی بی و صاحبزادہ کا جہگڑا باقی ہے ہماری رائے مین طرفین مین اب بہی باہم راضی نامہ ہو جاوے تو بہتر ہے۔ لیکن جب منافقانہ اشتعالیہ باز رہین۔ بعض مخبری پیدائش واود ہی زبانی ہے۔ کہ بنا نے باوجود ہوتے ساتہ نے خاوند کے مرنے کے بعد ایک سال ہی تعزیہ نہ بنایا اوسکا ادبار پڑا۔ بعض لوگ کہتے شیخ کریم اللہ نے جو روپیہ تعزیہ کے نام سے چندہ کر کے جمع کیا تہا اور رنڈیون سے وصول کیا تہا وہ نکلا۔ غرض ایک بات ہو چڑہیا جان سے اور کو کہلوتا۔

مراسلہ

ڈبل ایم کے بی ۔ کالا پہاڑی از نینی تال

بنگلور

یہان ہیضے کی بیماری کچہ دنون سے بیحد اشتداد پر تہی۔ کوئی محلہ اس کی تیز نگاہی سے نہ بچا تہا۔ مارے خوف کے ہر ایک کا ناک مین دم تہا۔ لوگ بضرورت کہین جایا کرتے تہے سوائے ہوا خوری وغیرہ کیلئے باہر جانے سے احتراز کیا کرتے تہے۔ اب خدا کے فضل و کرم سے بیماری فرو ہوتی ہوئی سی معلوم ہوتی ہے۔ میونسپلٹی اس کے دفع کرنے کے پیچہے بہت ہی اپنا جان کہپایا کی۔ رعایا نے بہی کوشش سے کوشش کی۔ مسلمانون نے دافع البلیات سے دفع ہیضہ کی دعا مانگنے کے علاوہ ہر ایک جا پڑاو کیا واحد کا عرس و صندل کیا۔ اسی بدستور ہندو بہی ہنود کی مختلف قومین اور کرسٹان وغیرہ نے بہی اپنے ڈہنگ پر بہت ہی کچہ ہاتہ پاؤن مارا۔ اب ہر چند ہیضہ کا بل ٹوٹ پڑا دفع ہوا۔ م

نو ایجاد حیرت انگیز صراحی

ایسی صراحی آج تک دیکہنے مین نہین آئی [illegible] کا آب ... ہر وہ شخص ہو بنرالی ہی صفت ... [illegible] دیگر رفیق ... [illegible] ... سمجہ ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] نہین سکتا ایسی [illegible] ... یہ ایجاد ہر گہری کی جان ... قیمت ... کے خرید کر ایک مفت: (ہماری خاص فرینڈ واچ) جسکے ذرایل ... نہایت مضبوط ... قیمت سے (ہماری خاص اسلیٹن واچ) ... نہایت ... قیمت

کلائی پر باندہنے کی گہڑی ... چاندی کی قیمت ...

ہر جید از فرشتی گہنٹہ جو چلنے مین ہر سوئی کی خبر لاتا ہے ... [illegible] ... قیمت ...

نو ایجاد کوکو کلاک ... اسکی تعریف ... ہر شخص اسکی تعریف ... [illegible] ... گہنٹہ بجاتا ہے ... گہنٹہ نہایت خوبصورت ... قیمت ...

... پتہ ... المشتہر ... [illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

۱۳ ڈچون نہ مقام آو تشارن پر باتحتی کپتان والس ۲۵ سپاہیون کی ایک برٹش پٹرول پر دفعتہً حملہ کیا ۳ بھاگ گئے ۲ مقتول اور ۲۰ مجروح ہوئے اور باقیماندہ سپاہیون نے ڈچون کی اتباع قبول کی مگر بعد مین رہا کر دیگئے۔ بیٹیجنس رپورٹ کرتے ہین کہ ریلکا کے قریب ڈچون نے دو غیر مسلح آدمیون کو گرفتار کیا اور بڑی بیرحمی سے قتل کیا۔

گولڈ کوسٹ پر لوگون مین سخت تشویش پھیلی ہے کیونکہ اشانٹی والون نے بہت سا گولہ بارود جمع کرکے شورش مچانا شروع کی ہے

جوہانسبرگ کا خارج شدہ گورنر مسٹر کراوز جو اتباع کا حلف اوٹھانے کے بعد چار مہینے انگلینڈ مین پڑا ہوا ہے ۲ ستمبر کی شام کو دشمن کو یہان کی خبرون سے مطلع کرنے کے جرم مین لندن مین گرفتار کیا گیا۔

خارج شدہ گورنر کراوز پر ٹرانسوال مین بغاوت کرنیکا الزام لگایا گیا ہے مجرم ایک ہفتہ کے لئے زیر حراست ہے ضمانت پر رہا ہونیکی درخواست کیگئی تھی مگر نامنظور ہوئی۔

شہنشاہ ولیم آج یا کل پرنس چن سے ملاقات کرینگے پرنس موصوف اپنا اڈریس پڑھینگے اور کوئی سرکاری رسوم ادا نہونگی ایک نیم سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ چینی کے لئے یہ ناممکن ہے کہ چین پر طلب عفو تقصیر کا زور دالے کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ گورنمنٹ نے بیرن کٹلر کے قتل مین مدد دی تھی

فرانس اور ترکی کے معاملے کے تصفیہ کی کوئی صورت نظر نہین آتی دیکھنا چاہئے کیا ظہور مین آتا ہے

۴ ستمبر کو شہنشاہ ولیم نے پرنس چن سے ملاقات کی ہزمجسٹی سفید یونیفارم مین تخت ہی پر بیٹھے رہے اور پرنس کو اپنی طرف آنے کا اشارہ فرمایا پرنس چن نے آتے اور رخصت ہوتے وقت تین دفعہ جھک کر سلام کیا اور شہنشاہ ولیم کو ایک خط دیا جسمین شہنشاہ چین کی طرف سے افسوس ظاہر کیا گیا تھا ہزمجسٹی نے جھک نہ سپیچ مین فرمایا کہ مین یہ قبول کرنے پر راضی ہون کہ شہنشاہ چین اس جرم کے ارتکاب مین شامل نہتا مگر اوس کے مشیرون کی خطا بہت بڑی ہے مین چینی گورنمنٹ کو خبردار کرتا ہون کہ صرف مشن کی روانگی سے اوسکی تقصیر معاف نہین ہوسکتی بلکہ اوسکو چاہئے کہ سلطنتون کے باہم قانون اور تہذیب کے اصول کو آئندہ ملحوظ رکھے اور یہ دولت قابل تحسین کرے

کہا جاتا ہے کہ فرنچ گورنمنٹ ۵ ستمبر کو ترکی پولیس ایجنٹون کو فرانس سے روانہ ہونے کا حکم دیگی بیان کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ ولیم نے اعلیحضرت سلطان المعظم کے جواب مین معاملہ فرانس و ترکی مین مداخلت کرنے سے انکار کر دیا اور رائے دی ہے کہ حتی الامکان اس جھگڑے کا بہت جلد فیصلہ کرین۔

رائٹر پریٹوریا سے تار دیتاہے کہ لارڈ کچنر کے اعلان نے ڈچون پر کوئی ظاہری اثر نہین کیا حکام میدان جنگ مین لڑنے والے ڈچ سپاہیون کی بیبیون کو اجازت دیتے ہین کہ جاکر اپنے شوہرون کو آئندہ مقابلے کے نتیجے سے مطلع کرین

پریسیڈنٹ میکنلی نے مقام بفیلو پر اثنای اسپیچ مین سلطنت متحدہ کی جلیل ترقی کی بڑی تعریف کی اور سیاحت پر زور دیا کہ امریکن جہازات تعمیر کرنیکی سخت ضرورت ہے

اسٹیمر اوفر شاہی جماعت کو لیکر نٹیل ونیسنٹ روانہ ہوا

بفیلو کی نمائش گاہ مین ۶ ستمبر کو پریسیڈنٹ میکنلی کے پیٹ پر دو مرتبہ کسی نے گولی چلائی کہا جاتا ہے کہ ان زخمون سے جانبر ہونا مشکل ہے

۵ ستمبر کی صبح جنرل سکوبیم کی فوج نے ڈچ کمانڈنٹ لوٹر کی پوری فوج کو گرفتار کر لیا کیپ کولونی کے پاس مقام پیٹرزبرگ پر مقابلہ ہوا اور ۱۰۳ سپاہی اور ۲۰۰ گھوڑے ہمارے ہاتھ لگے ۱۳ ڈچ مقتول اور ۴۶ مجروح ہوئے

جنرل سکوبیم کی جنگ پیٹرزبرگ کے متعلق سرکاری خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹ ڈچ مقتول اور ۲۵ مجروح ہوئے ۶۲ ڈچ صحیح وسلامت مع سامان گرفتار کر لیگئے مقیدین مین لاٹر اور کمانڈنٹ بریٹ اور لفٹنٹ شوین بھی شامل ہین اس کے علاوہ مقتولین مین ۲ بہت مشہور باغی ہین برٹش فوج کے ۱۰ سپاہی مقتول اور ۸ مجروح ہوئے

ڈچ کمانڈنٹ فوجی ہرشل پر حملہ کیا مگر سخت نقصان اوٹھا کر پسپا ہونا پڑا ۲۰ ڈچون نے ڈیلاگوالین کے مقام ملاسین پر جارہے کی ایک ٹرین کو جلا دیا اور ایک کو پٹری پر سے اوتار دیا

میجر آسٹن اور میجر برائٹ آنڈرمن کے تمام مقامات کا اچھی طرح نقشہ کہینچکر ممباسہ واپس چلے آئے ان کو بہت تکلیفون کا سامنا کرنا پڑا اور وہان دو مہینے تک جانوران باربرداری کے گوشت پر گذر کرتے رہے ان کے ساتھ جو ۵۹ سوڈانی روانہ ہوئے تے اونمین صرف ۴ زندہ واپس آسکے باقی سب ہوگے اور تکلیف سفر کی تاب نہ لا کر ہلاک ہوگئے

کیپ کے مجلس واضع قوانین کے ایک ممبر اپنے پاس آلات حرب چھپا رکھنے کے جرم مین گرفتار ہوا

تنزانیا سے مظہر ہے کہ سرایولین ووڈ کی جاگہ جنرل کیلی کینی ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہونگے

چترال میں طوفان آیا ایک کسرٹ کا ریاض بمعہ فیچر ٹیلہ تلے دب مرا ۔ شہر میں دفنا دیا ۔

کلکتہ کی عدالت پولیس مجسٹریٹ میں ایک راجہ مدراس کو ۶ ماہ قید سخت ہوئی وکیلوں کا دلال و بدچلن تھا ۔

دیناجپور میں ایک ۱۴ سالہ لڑکی کی طرف سے الزام غلط پایا اب وس کی لڑکی پر نالش کی گئی سنسنی ہے ۔

صوبہ اودہ کی ماتحت عدالتہائے دیوانی ۱۸ اکتوبر کو بند ۱۷ نومبر کو پھر کھلینگی ۔

چھوٹا ناگپور میں سونے کی کانوں کی تلاش سرکاری طور پر کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ امید ہے

گورنران بمبئی و مدراس ماہ دسمبر میں کلکتہ آئینگے اصل غرض زراعتی بنکوں سے متعلق ہے

حضور کمانڈر انچیف افواج ہند شملہ سے اور تے وقت ملک کشمیر کی سیر کا ارادہ رکھتے ہیں

ناگدہ بارہ متہرا ریلوے سے دہلی و بمبئی میں نیا رستہ ہوگا ۔ ۵۵۰ ۳ میل ہے تخمینہ لاگت ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ہے ۔

رانچی وہزاری باغ کے درمیان دُخانی گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری کیا جا ئیگا

کانپور میں بدروؤں کے جدید انتظام قرار دیا گیا ۔ پونے ۱۱ لاکھ صرف ہوگا ۔ قرضہ سے بہم پہنچائینگے ۔

ناگپور کے جج مسٹر پنیل کے مقدمہ کا قطعی فیصلہ غالباً ماہ نومبر میں دیا جائیگا ۔

جدید سرحدی صوبہ کی مراسلت پر ولایت میں غور کر رہے ہیں آخر ستمبر تک انتظار منظور ہے ۔

انڈین سول سروس کے امتحان میں

کلکتہ میں توسیع آبرسانی کے جدید انتظام پر کل ۱۵ لاکھ صرف ہوگا پانی دن بھر کہلا رہیگا ۔

بہار پور جیل میں ایک مجرم وارڈر شام بہادر برہمن نے دو خون کرڈالے ۔ ایک پٹھان تہا کلن اور دولت کو کلہاڑیوں سے ہلاک کیا اپنی میعاد قریب الاختتام تھی ۔ پھانسی کی سزا پائیگے ۔

ہردوار میں دریائے گنگ طغیانی پر ہے بجد زور شور پر ہے ۔ درخت بیشمار گرے ۔ لکسر پر سلسلہ ریلوے شکست ہوگیا ۔

چکدرہ میں دریائے سوات کا پل جلدی بنانے کو لئے پچاس ہزار روپیہ اور دیا گیا ہے ۔

مالیر کوٹلہ میں عظیم الشان دربار کے روبرو حضور ولیعہد صاحب نے کرنل اوصاف علی خان صاحب کو خطاب مشیر الدولہ بہادر سے سرافراز کیا ۔

بھوپال میں سیٹھ چنی لال خزانچی ریاست کو دس سال قید سخت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا ۔

سیلاب رامپور میں دو روز نصف شہر سے زیادہ تہ آب رہا ۔ صدہا مکانات منہدم اور بے انتہا مواضعات و زراعت برباد ہوگئے

روس نے قرار دیا کہ ماسکو یونیورسٹی سے یہودی طلبہ کو نکال دیں ۔ ایک عرصہ سے زیادہ غور رہا ۔ دیگر تمام یونیورسٹی ہائے روس میں کسی میں دو فیصدی سے زیادہ یہودی نہ لئے جائینگے ۔

کوہ ہمالہ میں کثرت بارش سے سڑک کلو خراب ہوگئی ۔ مہاراج وغیرہ براہ پالم پور آئی تہی امیر صاحب نے رعایا میں آٹھ ہیچ ایک

ہندوستان میں تمام میونسپل کمیٹیوں کی مجموعی آمدنی درسال پونے ۳۰ لاکھ پونڈ ہے ۔

منٹگمرے میں بمقام ہڑپا ٹا ٹمین کے حولدار شمشیر علی خان نے دو افسر قتل کرکے خودکشی کی ۔

جبلپور گونڈیہ لائن کو چاندہ تک بڑہا کر ایک شاخ ناگپور سے برمہپوری تک ہوگی ۵۵ میل

کوک شاستر

مسمّٰی بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص جوانان مایوس العیش کی دستگیری قیام تندرستی کیواسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے گئے ہیں ۔ جن کے عوض میں اہل دنیا مال کیا جان بہی قربان کرنے کو دریغ نہ کرینگے چار باب مردوں اور دو عورتوں سے متعلق ہیں ۔ معہ ۲۴ تصاویر فیجلد ایک روپیہ (ع)

ملنے کا پتہ

بابو رام ۔ محلہ قانون گویان

مراد آباد

ڈراپ سین

بوجوہات چند در چند مشاعرہ بلاسپس روڈ والا موقوف ہوگیا ۔ حضرات شعرا تکلیف نہ فرمائیں اطلاعاً گذارش ہے ۔

ملنے کا پتہ

محمد الیاس ہرقی

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا